السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل راہ زنی، ڈکیتی اورچوری چکاری کا دور ہے، بعض دفعہ گھر میں ڈاکو آجاتے ہیں اورمال ودولت کا مطالبہ کرتے ہیں، اگرمال وغیرہ نہ دیا جائے تومارتے پیٹتے ہیں، اگرمال دے دیا جائے توضمیر ملامت کرتا ہے، ایسے حالات میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کیا ہیں،اس سلسلہ میں تفصیل کے ساتھ راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کے ساتھ ساتھ اپنے حفاظتی اقدامات کو نظر انداز نہ کریں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننا چاہے تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تواسے اپنا مال نہ دے،اس نے عرض کیا اگروہ میرے ساتھ جنگ وقتال پر اتر آئے؟ آپ نے فرمایا: توبھی اس کے ساتھ جنگ وقتال کر،اس نے عرض کیا اگراس نے مجھے قتل کر دیا تو؟ آپ نے فرمایا کہ ایسے حالات میں توشہید ہوگا،اس نے عرض کیا اگرمیں اسے قتل کردوں تو؟آپ نے فرمایا کہ اگر تواسے قتل کردے تووہ آگ میں ہے۔‘‘[1]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گھر والوں کے لئے عزیمت کا یہی راستہ ہے کہ وہ ڈاکو کو اپنا مال نہ دیں، بلکہ اس سے جنگ وقتال کیا جائے، اگر ایسے حالات میں گھر والا مارا گیا تووہ شہید اوراگر ڈاکو مارا گیا تو وہ جہنم میں اوراس کا خون ضائع ہے لیکن اگراس کے ساتھ جنگ وقتال کرنے سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً وہ گھر والوں کا اکیلا ہی سرپرست ہے اوراہل خانہ میں اورکوئی لواحقین کی نگہداشت کرنے والا نہیں یا وہ اہل علم سے ہے اوراپنے علم سے لوگوں کی تشنگی دور کرتا ہے توایسے حالات میں رخصت ہے کہ وہ اپنا مال اس کے حوالے کرکے اپنی جان اور عزت وناموس کو محفوظ کرے، اس بات کا اندازہ وہ خود لگا سکتا ہے کہ اس نے کونسا راستہ اختیار کرنا ہے، عزیمت کا یا رخصت سے فائدہ اٹھانا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، الایمان: ۲۲۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:454

محدث فتویٰ